سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کا کرم ہے اس نے رمضان المبارک میں دین کو سیکھنے کی توفیق نصیب فرمائی ہے اس پر اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس کی برگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ مولا یہ رمضان ہمارے لیے یادگار رمضان بنا دے کیوں کہ زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ یہ کس وقت ساتھ چھوڑ جائے اور کس وقت یہ سفر ختم ہو جائے جو ابھی ہمارا جاری ہے سمجھدار انسان وہ ہے جو اپنے زندگی کے معاملات کو کاؤنٹ کر کے گزارتا ہے کسی منزل کیساتھ گزارتا ہے یعنی وہ اپنا وقت ضائع نہیں کرتا بلکہ اپنے زندگی کے لحات کو اس طرح سے صرف کرتا ہے کہ یہ خزانہ جو اس کو دیا گیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے ایک شخص کے پاس اگر سرمایہ کم ہو تو وہ اس سرمائے کو بڑے دھیان سے استعمال کرتا ہے کہ پہلے ہی سرمایہ تھوڑا ہے کہ کہی ضائع نہ ہوا گر سرمایہ زیادہ ہو تو سمجھ آتی ہے آپ کسی جگہ خرچ کر لیں لیکن جب سرمایہ ہی تھوڑا ہے اس کو خرچ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو آپ کو اور مجھے زندگی کے جتنے سال ملے ہیں یہ انتہائی کم وقت ہے اسی وقت میں ہم نے اللہ کو راضی کرنا ہے ہم نے آقا علیہ السلام کو بھی راضی کرنا ہے، ہم نے اپنے ماں باپ کو بھی راضی کرنا ہے، ہم نے اپنے بیوی بچوں کو بھی راضی کرنا ہے، ہم نے رزق حلال بھی کمانا ہے ہم نے نمازیں بھی پڑھنی ہیں ہم نے حج اور عمرے بھی کرنے ہیں اور اسی وقت میں ہم نے دنیا میں اپنے نبی کے دین کو نافذ بھی کرنا ہے تو اتنے کام جس کو ملے ہوں جس کو اتنے مقاصد حاصل ہوں جس کو اتنی زیادہ ڈیوٹیز دی گئی ہوں وہ غافل سو جائے اور یا نے آپ کو یوں ظاہر کرے اس کو تو کوئی کام ہی نہیں ہے تو وہ دنیا کا جاہل ترین شخص ہے سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے زندگی کے لحات کو بڑے دھیان سے گزارتا ہے وقت بہت تھوڑا ہے اس کے پاس آقا علیہ السلام کی خدمت میں ایک صحابی بیٹھے تھے حضرت نوح علیہ السلام **حضرت نوح علیہ السلام** کا ایک واقع سنایا ۔

ارشاد فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول دعا کریں اللہ مجھے لمبی عمر دے تا کہ میں اور اس کی عبادت کروں لمبی عمر مجھے مل جائے جو میں زیادہ عبادت میں ریاضت میں سجدوں میں گزاروں جو اللہ نے دی ہیں ۔حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھ لیا اے بڑھیا تیری عمر کتنی ہے تو فرمایا میری عمر ساڑھے پانچ سو سال ہے اس دور میں عمریں ساڑھے پانچ سو سال ہوتی تھی پھر بھی وہ کہہ رہی ہے کہ مجھے زیادہ عمر مل جائے تا کہ میں مزید اللہ کی بارگاہ میں سجدوں میں گزار لوں میری اور آپ کی عمریں دیکھیں کتنی ہیں ہمیں زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ سال ملتے ہیں اس دوران ہی ہم نے سارا کچھ کرنا ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ اللہ نے رمضان میں ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ یہ برکت کے لمحے ہیں کہ تم صرف ایک نفل ادا کرلو ہم تمہیں فرض کا درجہ دیں گے ۔تم صرف فرض ادا کرلو ہم تمہیں ستر فرضوں جتنا دیں گے لحاظہ یہ برکت کے لمحے اگر کسی نے ضائع کر دیئے تو باقی گیارہ مہینے تو ویسے ہی اسی طرح ہیں جس طرح عام زندگی ہے اس لیے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رمضان سارے سال کا خلاصہ ہے جس نے رمضان کے دنوں کو اچھے انداز سے گزار لیا پورے سال اُس کی برکت اُس کی رحمت اُس کا طواف کرے گی ۔اور اللہ اپنی رحمتوں سے نوازے گا''

الحمد اللہ اللہ ہمارے کورس کو سلامت رکھے نویں سال میں داخل ہو چکا ہے ہر سال اس کو کروانے کی توفیق رہی ہے صرف اس لیے کہ مقصد اللہ اور اس کے رسول کی یاد ہے (سبحان اللہ) مقصد صرف یاد ہے مقصد صرف بیٹھ کر ان کا ذکر کرنا ہے مقصد میلاد کا بیٹھا کر ان کی یاد میں بات کرنا ہے آؤ زرہ مل کر حسن یار کی باتیں کریں مقصد ماحول بننا ہے اور کوئی مقصد نہیں ہے نہ علم کے دریا نہ علم کی بہت ساری باتیں یہ کوئی مقصد نہیں ۔

یاد رکھیے ۔۔!!!!

جس مجلس سے دو چیزیں حاصل نہ ہو وہ مجلس ضائع ہو جاتی ہے فضول ہے ۔

(۱) اس سے عشق مصطفیٰ حاصل نہ ہو (۲) عقیدوں کی درستگی حاصل نہ ہو۔

اگر عقیدے ٹھیک نہیں ہو رہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ نصیب نہیں ہو رہا تو سمجھ لو کہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو باقی جتنی بھی گفتگو ہے جتنی بھی تقریریں کر لیں وہ چھوٹی ہیں وہ کم ہیں لیکن اگر کسی کی زبان سے اگر کسی کی بات سے تمہیں عشق مصطفیٰ نصیب ہو رہا ہے اور عقیدوں کی درستگی نصیب ہو رہی ہے تو اصل مقصد یہی ہے۔

اسی لیے بزرگوں نے ارشاد فرمایا:

کسی عالم دین کو اگر دیکھنا ہو کہ یہ عالم دین واقعی وہ کام کر رہا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کا ہے تو یہ کیسے پتہ چلے گا کے یہ بڑا اہم سوال ہے کس طرح پتہ چلے گا اتنے ہزاروں علماء ہیں۔

کون وہ کام کر رہا ہے جو واقعی اللہ اور اس کے رسول کا ہے؟

کیونکہ یاد رکھیں آقا ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ جو دوزخ کے اندر جو سب سے پہلا شخص جائے گا وہ ایک عالم دین ہو گا تو بڑا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہزاوروں علماء ہیں ان میں سے کون ہے جو سب سے پہلے جہنم میں جائے گا کون واقعی اللہ اور اس کے رسول کا کام کر رہا ہے بزرگوں نے اُس کا ایک معیار ایک کسواٹی دی ہے ایک standard دیا ہے

تم یہ دیکھ لو تم کو بس اسی سے اندازہ ہو جائے گا لمبی گفتگو نہ سنو نہ دیکھو بس ایک چیز دیکھ لو وہ یہ کہ **اُس کے ایک ہاتھ میں شریعتِ مصطفیٰ ہو اور دوسرا ہاتھ میں عشقِ مصطفیٰ کا جام** ہونا چاہے بس صرف شریعت کی بات کر رہا ہے اور حضور ﷺ کی عشق اور محبت کی بات نہیں کر رہا تو سمجھ لو وہ خشک ہے اگر وہ صرف عشق کی باتیں کرتا ہے نماز روزے کی باتیں نہیں کر رہا تو سمجھو کہ وہ دیوانہ ہے وہ فضول ہے صرف عشق نہیں چاہے حضور ﷺ نے پانچ نمازیں بھی پڑھی ہیں آقا ﷺ نے پورے جسم پہ پوری روح پہ پورے نظام پہ اپنے اسلام کو نافذ بھی کیا ہے۔

یہ دونوں چیزیں جس میں مکمل ہو جائیں فرمایا **وہ اصل میں عالم دین ہے عالم ربانی ہے عالم توحید ہے عالم شریعت ہے عالم حسن مصطفیٰ ہے** تو یہ ضروری ہے تا کہ دین کے مسائل یہ ہماری نالج میں آتے رہیں اور ہم اپنی زندگی کو اسی طرح گزارے جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے پسند کیا ہے اللہ توفیق عطا کرے (آمین)

قرآن پاک سے جو آیت کریمہ آج پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے بڑی ہی اعلی بڑی ہی باذوق بڑی ہی خوبصورت آیت ہے اس آیت کریمہ کا بے شمار درجہ و مقام اس حوالے سے بھی ہے کہ اس آیت سے حضور علیہ السلام کی زندگی اور آپ کی سیرت کی طرف اللہ نے ہمیں بولایا ہے فرمایا

لقد کان رسول الله اسوة حسنه

اللہ نے فرمایا

یاد رکھو کہ تم میں میں نے ایک ایسا شخص پیدا کر دیا ہے کہ تم اگر اٹھنا چاہو تو اس جیسا اٹھو بیٹھنا چاہو تو اس جیسا بیٹھوں بات کرنا چاہو تو اس شخص جیسی بات کرو تم زندگی گزارنا چاہتے ہو تو میرے نبی ﷺ جیسی گزاروں۔ **لقد کان فی رسول الله اسوة حسنه**

یہ اتنا بڑا جواب ہے عالم اسلام کے لیے ہر انسان جو یہاں کچھ وقت کے لیے آیا ہے چاہے وہ مرد ہے چاہے وہ عورت ہے وہ جتنے بھی سالوں کے لیے آیا ہے اس کو کوئی نہ کوئی نورانی ستارہ چاہیے تھا اس کو کوئی نہ کوئی منزل چاہیے تھی اس کو کوئی نہ کوئی نور چاہیے تھا جس کے وہ پیچھے چلے اس کو یہ چاہیے تھا کہ مجھے کوئی ایسی شخصیت دیکھاوں جو اس کائنات میں کامل ہو جو مکمل ہو جو احسن ہو جو بہترین ہو (سبحان اللہ) جو خوبصورتوں میں سب سے بڑا خوبصورت ہو جو اعلی میں سب سے بڑا اعلی ہو جو برکتوں میں سب سے بڑا برکت والا ہو جس کی زندگی کو میں دیکھ کر چل سکوں جس کے معاملات کو دیکھ کر میں بھی اپنے معاملات کر سکوں تو یہ ہر انسان کی خواہش تھی اندر سے چاہے وہ مسلم ہے چاہے ہو غیر مسلم ہے اس کی کوئی تجسس ہے اللہ نے جب یہ آیات اتاری ہے تو کسی جگہ مسلم یا غیر مسلم کا نام نہیں لیا فرمایا تم سب کے لئے اگر کوئی اعلی زندگی لے کر آیا ہے تو وہ میرا محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جو سب سے اچھی زندگی تم میں سے وہ میرے نبی کی ہے ایسی منزل اللہ نے دی ہے دنیا میں وہ curious ہے کوئی ایسا شخص جس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں کیسا بنو مجھے کیسا ہونا چاہیے **مجھے کس طرح کا آئیڈیل شخص بننا چاہیے تو اس کے لئے اللہ نے جواب اتار دیا ہے قرآن کے اندر یہ ایسا جواب ہے** اس کے بعد گفتگوویں ختم ہو جاتی ہیں اور آقا علیہ السلام کے معاملات کی طرف یہ آیت کھولے عام بولا رہی ہے آپ تم نے خود ریسرچ کرنی ہے دیکھنا تم نے ہے پڑھنا تم نے ہے عمل تم نے کرنا ہے پیتہ تم نے کرنا ہے میں نے تمہیں رسول کی طرف راستہ دیکھا دیا ہے میں نے تمہیں بتا دیا ہے **فی رسول الله** تمہارے لئے رسول کی زندگی بہترین زندگی ہے پیتہ تم نے کرنا ہے یہ تمہارے اوپر ہے ریسرچ کرنا تمہارا کام

ہے ہم نے تمہیں دماغ دیا ہے ہم نے تمہیں سوچ دی ہے فہم دی ہے زندگی دی ہے قوت دی ہے یہ تم نے استعمال کرنا ہے ذہن میں نے تمہیں بتا دیا تو یہ اللہ کا تم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضور جیسی شخصیت عطا فرمائی۔قرآن نے واضح کہا بیشک اللہ نے تم پر بڑا احسان کر دیا کہ تمہیں اپنا رسول عطا فرما دیا۔خوشی کا اظہار بھی کیا ہے ہم نے تم پر بڑا احسان کیا ہے تم غور تو کرو ہم نے تمہارے اوپر کتنی بڑی نعمت اتار دی اس سے پہلے ہزاروں کروڑوں عربوں انسان دنیا سے گئے ہیں ان کو حضور جیسی شخصیت نہیں ملی ان کو آقا دو جہاں جیسا انسان نصیب نہیں ہوا وہ دعائیں کرتے رہ گئے نبی دعائیں کرتے رہے اولیا دعائیں کرتے رہے بڑے بڑے ولی دنیا میں آئے دعائیں کرتے رہے مولا محمد جیسی زندگی دے دیں محمد جیسا شخص ہمیں بھی نصیب کر دے نبی دعائیں کرتے رہے لیکن یہ خوش نصیبی دی ہے کہ ہم حضور کے امتی ہیں۔ہم آقا ﷺ کے کلمہ پڑھنے والے ہیں حضور ﷺ کی زندگی کو اپنانے کا حکم جو کہ اللہ نے دے دیا اور یہ چیز واضح ہوگئی اب پتہ کرنا ہوگا کہ حضور کا جو follower یا حضور کے جو پیچھے چلتا ہے اس کے معاملات کیا ہوتے ہیں اور کس طرح حضور کی following کرنی ہوگئی کیسے حضور کی سنتوں پر عمل کرنا ہوگا کیسے آقا کے طریقے پر عمل کرنا ہوگا اس کا ہمیں فائدہ کیا ہوگا۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

علیکم بسنتی

ترجمہ:

''تم سب پر میری سنت لازم ہے''۔

تم سب پہ میرا طریقہ لازم ہے تم سب پر میرے طریقے پر عمل کرنا لازم ہے۔اور پھر یہ بھی فرما کر بات ختم کر دی۔

من احب سنتی فقد ئاحبنی و من ئا حبنی کان معی فی الجنته

ترجمہ:

''جس نے میری سنت سے محبت کی بس اُس نے مجھ سے محبت کی''

میری محبت میری سنت کی محبت سے جھلکے گی نظر آئے گا کے یہ میری محبت والا ہے اور یاد رکھیں اس کائنات میں اللہ نے اپنے تک آنے کے سارے راستے بند کر دیے۔سوائے محمد مصطفی ﷺ کے راستے کے۔ایک راستہ کُھلا ہے جو اللہ تک پہنچنے والا ہے اور وہ حضور ﷺ کا راستہ ہے۔کوئی دعوی کرے چاہے وہ بظاہر وہ کتنی ہی عبادتوں ریاضتوں والا ہو وہ ہواؤں پر اُڑنے والا ہو وہ پانی پر چلنے والا ہو چاہے وہ ایک پھونک مار کر ہزاروں کام کر دیتا ہو وہ کوئی بھی ہو اگر وہ سنتِ مصطفی ﷺ سے ٹکراتا ہے اگر وہ حضور کے طریقے سے اعتراض کرتا ہے۔اور حضور ﷺ کی سنتوں سے اُس کا واسطہ نہیں ہے بظاہر تم اُس کو کتنا ہی ہاتھوں پر سرسوں جماتے ہوئے دیکھو۔تو کبھی بھی اُسکی ولایت کا تو کبھی بھی اُس کی نیکی کا کبھی بھی اُس کی برکت کا اقرار نہ کرنا اقرار نہیں ہوگا اُس وقت تک جب تک اُس کے اندر حضور ﷺ کی جھلک نظر نہ آ جائے۔وہ کوئی بھی ہو بظاہر وہ کتنا ہی نیک نظر کیوں نہ آئے لیکن حضور ﷺ کی سنتوں کے معلامات میں وہ کمزور ہے تو یہ اصول ہے اللہ نے جو دیا ہے میرے نزدیک زندگی میرے رسول ﷺ کی زندگی ہے۔تمہارا انداز اگر حضور جیسا نہیں اللہ۔۔

آقا ﷺ نے فرمایا

میری سنت کی مثال کشتی اور نوح کی طرح ہے نوح کی کشتی کی طرح میری سنت کی مثال ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ زندگی کے طوفانوں سے بچ گیا اور جو اس میں سوار نہ ہوا اُسے دنیا کے طوفانوں نے غرق کر دیا **علیکم بسنتی** تم پر میری سنت ضروری ہے پھر ارشاد فرمایا جو میری سنت کا اقرار کرتا ہے میرے طریقوں پر چلتا ہے میری زندگی کے اصولوں کو سمجھتا ہے اور اسی طرح میرے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے فرمایا

کہ اللہ تعالی اسے زندگی کی چار برکتیں دیتا ہے اللہ اس کو چار انعام دے گا

(۱) اللہ اس کا رعب اس کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے میری سنت پر عمل کرنے والے کا رعب دشمنوں کے دلوں میں جا پڑتا ہے

(۲) اللہ اپنی رحمت سے نیک دلوں کے لوگوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے نیک لوگوں کی دعاؤں میں اس کو حصہ خود ہی مل جائے گا

اس وقت لاہور میں کوئی بزرگ ہیں وہ کوئی دعا کر رہے ہیں تو پوری دنیا میں جو جو سنت مصطفیٰ والا ہے اس کی دعا پہنچ جائے گی نیک لوگوں کی دعاؤں میں اس کا حصہ حضور فرما رہے ہیں شامل کر دیا جائے گا

(۳) اللہ اس کے کو رزق کھول دیا جائے گا

میری سنتوں پر عمل کرنے والے کو اللہ غریب نہیں رہنے دیتا اس کا رزق کھول دیا جاتا ہے اس کے رزق کی کشائیش کی جاتی ہے

(۴) اللہ اس کو دین میں مظبوطی ادا فرماتا ہے اس کا دین مضبوط ہو جاتا ہے وہ ہلتا نہیں ہے پھر ڈگمگتا نہیں ہے کیونکہ اس کو میری سنت کا نور نصیب ہوتا ہے (اللہ)۔

حضورﷺ کی سنتوں کے حوالے سے جس حدیث نے مجھے سب سے زیادہ اپنی طرف متاثر کیا۔

جب دل میں اللہ نے سنتوں کا پیار ڈالا اور حضور علیہ السلام کی سنتوں کے حوالے سے جب پہلے دن آئے تھے تو یہ احادیث مجھے بہت زیادہ یاد ہے مجھے attract کیا اس نے آقاﷺ نے ارشاد فرمایا

جو اس دور میں جس دور میں میری سنتوں پر عمل کرنا مشکل ہوگا۔ میری سنتوں پر عمل کرنا بہت زیادہ تکلیف دہ ہوگا اگر تم میں سے کوئی میری ایک سنت کو زندہ کر دے گا میں خود اسے سو شہیدوں کا ثواب لے کر دوں گا۔ سو شہدا کا ثواب لے کر دوں گا اگر اس دو میں میری سنت کو کوئی زندہ کرے۔ جب لوگ سنتوں سے بھاگ رہے ہیں (اللہ)

آقاﷺ کا یہ انداز کتنا خوبصورت ہے ایک شہید کا درجہ اور مقام اتنا ہے کہ اگر اس شہید کا خون کا قطرہ نکلا ہے اور وہ ابھی وہ زمین پر پہنچا بھی نہیں تو اللہ اس کی روح کو جنت کو پہنچا دیتا ہے یہ شہید کا مقام ہے کہ اس کا خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ اس کی روح کو جنت میں پہنچا تا ہے تو حضورﷺ فرما رہے ہیں

''ایک شہید نہیں دو بھی نہیں تین چار یا دس بھی نہیں پورے سو شہیدوں کا ثواب میری ایک سنت اس کو دے جائے گی اگر وہ اس دور میں اسکو زندہ کرے جب لوگ میری سنتوں سے بھاگ رہے ہوں چھوڑ رہے ہوں۔ اللہ توفیق دے (آمین)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ارشاد فرمایا:

جو سنت کو جو نبیﷺ کے طریقوں کو ہلکا سمجھتا ہے اللہ اسے فرائض سے غافل کر دیتا ہے وہ فرائض سے غفلت میں چلا جائے گا جو میرے نبی کے طریقوں کو ہلکا سمجھتا ہے کوئی بات نہیں یار یہ تو سنت تھی یہ تو سنت ہے کون سی فرض ہے (استغفر اللہ) یہ تو سنت ہے کون سی فرض ہے جاہل لوگ کہتے ہیں یہ تم نے کہا اندازہ ہے تم نے کیا کہہ دیا۔

قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے

جس نے رسول کی اطاعت کی ہے بس اسی نے اللہ کی اطاعت کی ہے

اگر تم دیکھنا چاہتے ہو کہ تم میری اطاعت میں ہو اگر تم میری اطاعت کرنا دیکھنا چاہتے ہو تو میرے رسول کی اطاعت کر لوں جو اس کی اطاعت ہے وہی میری اطاعت ہے الٹا دو جو اسکی اطاعت نہیں ہے ہو میری اطاعت نہیں ہے

جو رسول کی اطاعت کرے گا بس وہ میری اطاعت کرے گا جو رسول کی اطاعت نہیں کرے گا بس وہ میری اطاعت بھی نہیں کر سکتا کرے گا تو واضح ہو گیا سنت کو تم نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ اے کیری فرض اے تو بات ختم ہو گئی قرآن کی آیت واضح ہو گئی تم نے میری بھی اطاعت نہیں کی ہے اگر تم میرے رسول کی سنت کو نہیں ادا کرتے ہو (اللہ)

حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا

جس نے سنتوں ہلکا سمجھا وہ فرائض سے غافل ہو جائے گا اللہ اس کو فرضوں سے بھی غافل کر دے گا لحاظہ سنتوں کو ہلکا ہر گز نہ جانئے سنتوں پر عمل ہی اس بات کی گارنٹی ہو گی کہ اللہ کے فرضوں پر عمل ہو رہا ہے (اللہ توفیق عطا فرمائے آمین)

آقاﷺ نے اس بات کو بالکل ختم کر دیا کہ لوگوں سنو اگر کوئی ایمان لینا چاہتا ہے تو کوئی ایماندار بننا چاہتا ہے کوئی تم میں سے یہ چاہتا ہے اسے کہ ایمان مل جائے تو ایمان اس کائنات کی سب سے بڑی دولت ہے اور دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان ہے اور قیامت کے دن سب سے بڑی دولت اللہ کا دیدار ہے۔ دنیا کے اندر دولت ایمان ہے اور فرمایا جو ایمان لینا چاہتا ہے تو سنو۔

ایمان کی حالت

ارشاد فرمایا اگر وہ ایمان والا ہے تو بس اس کی ایک ہی شرط ہوگی وہ شرط یہ ہوگی کہ میں اس کو اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد میں سے اور دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ پیارا لگنے لگ جاؤ اور وہ مجھے وہ یوں دیکھے گا کہ ساری دنیا کے لوگ ماں باپ اولاد پیچھے رہ جائے گی اور وہ میری ذات کو سب سے زیادہ محبت اور پیار سے دیکھے گا عمل کرے گا یہی ایمان کی علامت ہوگئی یہی ایمان ہوگا بلکہ **حضورﷺ کی محبت ہی ایمان ہے تو خود حضورﷺ کیا ہیں**؟ آپﷺ جانِ ایمان ہیں آپ کی محبت اگر ایمان ہے تو خود حضور کیا ہوں گے آپ جانِ ایمان ہیں تو آقا علیہ السلام کے طریقوں کو اپنانا آپﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا یہ کس حد تک فائدہ دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ کو جب فرعون کی طرف گئے تھے قرآن نے آپ کو حکم دیا اے موسیٰ جاؤ فرعون کی طرف اسے دعوت دو آپ فرعون کے پاس گئے آگے قرآن پورا واقعہ بیان کرتا ہے جادوگرں کے ساتھ مقابلہ ہوا جادوگر آئے جب مقابلے کا وقت آیا تو فرعون کے درباریوں نے بتایا کہ اصول یہ ہے کہ دونوں جو مقابلہ کرنے والے ایک جیسا لباس پہنے گئے ان کے ایک جیسے ہونے چاہیے ایک جیسا لباس پہنئے۔تو موسیٰ نے انکار کر دیا فرمایا میں نبی ہوا اور نبی لباس نہیں بدلتا میں اسی لباس میں رہوں گا اگر مقابلہ کرنا تو ٹھیک ہے نہیں تو چھوڑ دیتے ہیں پر لباس نہیں بدلہ جائیگا فرعون کو بتایا گیا کہتا ٹھیک ہے پھر جادوگرں کو موسیٰ جیسا لباس پہنادو۔جادوگروں کو موسی جیسے کپڑے پہنادو دونوں کو ایک جیسے لباس میں ہونا چاہیے جادوگرں کو لباس پہنادیا گیا اب وہ واقعہ ہوا پورا مقابلہ ہوا اس مقابلے کے آخر میں سارے جادوگر ایمان لے آئے۔اُنہوں نے موسیٰ کا کلمہ پڑلیا۔حضرت موسیٰ نے بعد میں اللہ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ کیا ہو گیا ہے میں تو فرعون کی طرف گیا تھا مجھے تو تو نے فرعون کی طرف بھیجا تھا یہ جادوگر ایمان لے آئے اس کی وجہ کیا ہے؟؟؟

اس کا بڑا خوبصورت جواب آیا فرمایا

اے موسیٰ ہم نے تجھے بھیجا فرعون کی طرف تھا اور ایمان بھی فرعون کو ہی ملنا تھا لیکن جب ہمارا ایمان ہماری توحید ہماری برکت آسمانوں سے زمین کی طرف آئی تو اس نے دیکھا کہ نبی جیسا کون نظر آرہا ہے تو جادوگرں نے تیرے جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے جادوگرں نے تیرے جیسا انداز اپنایا ہوا تھا انہوں نے صرف کپڑے تیرے جیسے پہنے ہوئے تھے تو ہمارا ایمان ان کے دلوں میں چلا گیا موسیٰ کے کپڑے پہننے والوں کو ایمان ملا گیا محمد جیسی شکل بنانے والوں کو کتنی برکت نصیب ہوگی۔نبی علیہ السلام جیسا انداز جس نے بنایا وہ کیسا برکت والا ہوگا موسی کے کپڑے اتنی برکت دے جاتے ہیں کہ جادوگر ایمان لے آتے (اللہ)

یاد رکھیے

اللہ کی بارگاہ میں نبیﷺ کے عملوں کی اور آپ کی جو سنتیں ہیں اور آپ کا جو طریقہ ہے اس کی اتنی وُقت ہے کہ قیامت کے دن وہی عمل قبول ہوگا وہی عمل قبول کیا جائے گا جو حضورﷺ جیسا ہوگا جو حضورﷺ جیسا ہوگا آپ دیکھیں جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو ہم نماز میں صرف حضورﷺ کی نقل کرتے ہیں اور ہم کچھ نہیں کرتے ہیں حضور نے ہاتھ اٹھائے آپ نے کانوں تک ہاتھ اٹھائے مردوں کے لیے عورتوں کے لیے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے یہ حضور کا طریقہ ہے حضور نے ہاتھ باندھے ناف پر ہاتھ باندھے ٹھیک ہے یہ حضور کا طریقہ ہے حضور نے رکوع کیا آپ نے گوٹنوں پر ہاتھ رکھا رکوع کیا آپ نے سجدہ کیا ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا یہ حضور کا طریقہ ہے التحیات میں آپ نے دونوں ہاتھ اپنے گوٹنوں پہ رکھے یہ کیا کررہے ہیں ہم یہ حضور کی نقل کررہے ہیں یہ آقاﷺ کے طریقے پر follow کیا جارہا ہے ہماری زبان سے کیا نقل رہا ہے کیا پڑھ رہے ہو التحیات کس طرح پڑھ رہے ہو سبحان ربی الاعلی سبحان ربی العظیم اللہ یہ دیکھ رہا ہے کہ میرے محمد جیسا طریقہ follow ہو رہا ہے بس وہ تو یہ دیکھ رہا ہے سلام پھیرا پوری نماز عبادات حضور کے طریقوں کا نام ہے اس سے آگے اب کیا بات کی جائے نماز پوری عبادات کی جان ہے نماز سب کچھ ہے اللہ نے آسمانوں پر عطا فرمائی زمین پر اس کا حکم ہی نہیں نازل کیا اتنی برکتوں والی یہ سارا حضور کا طریقہ ہے (اللہ) آگے چلو تم نے حج کرنا ہے کیسے کرنا ہے کہا روکنا ہے کہاں کھڑے ہونا ہے کہاں بیٹھنا ہے کہاں طواف کرنا ہے کہاں صفا مروہ کرنی ہے کس طرح وقوف عرفات کرنا ہے کس طرح منی اور جمرات کرنا ہے کیا کرنا ہے کس طرح کرنا ہے تو نبی کے طریقوں پر چلنا پڑے گا follow کرنا پڑے گا تو حج ہو جائے گا سارا طریقہ ہی اسی کے اندر ساری کائنات کی جان ہی حضور ہیں ساری کائنات کی برکتیں ہی حضور لیے ہوئے ہیں (اللہ) تو یہ پتہ چلا پس وہی عمل قبول ہوگا جس عمل میں حضور کی جھلک نظر آئے گی۔

مثال

مولانا رومؒ نے مثال دی ہے میرا خیال ہے اس مثال کے بعد سنت مصطفیٰ کا درجہ و مقام سمجھ آنا بڑا ایک آسان ہو جائے گا حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں ایک بات لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں

ایک شخص درزی کے پاس گیا اور اسے اپنا سوٹ دیا اور کہا بھئی اس کے مطابق میرا سوٹ سینا ہے یہ میرا اچھا ناپ ہے اس کے بازو اس کا گھیرا لمبائی چوڑائی یہ سارا مجھے بہت فٹ ہے مجھے بہت اچھا لگتا ہے میرا یہ سوٹ یہ بڑا پسند ہے مجھے لحاظہ میں نے اسی طرح کا سلائی کروانا ہے یہ تمہارے پاس میں نے ایک رکھوایا ہے یہ۔ یہ بڑا قیمتی کپڑا ہے سینے کے لیے اس کو ضائع نہ کرنا اور یہ ساتھ سوٹ بھی لے کر جا رہا ہوں دیکھ لوا چھی طرح گلا دیکھ لو مجھے اسی طرح کا سی کر دینا تو وہ درزی جو ہے تھوڑا غافل آدمی تھا۔ اس نے اس کو follow نہ کیا اس نے اس طرح نہ کیا اس نے سوٹ سی دیا جب وہ آیا لینے کے لیے تو جب اس نے دیکھا کہ بازو اُس سوٹ جیسے نہیں ہیں گھیرا اُس سوٹ جیسا نہیں ہے۔ اس کا گلہ بھی ویسا نہیں ہے اسکے بٹن اور چاک بھی ویسے نہیں ہیں تو اس نے پوچھا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ یہ میرا بڑا قیمتی کپڑا ہے میں نے بڑی مشکل سے ڈھونڈ کر دور سے لے کر آیا ہوں بڑی قیمت دی ہے میں نے اس سوٹ کی اس لیے اس کو ضائع نہیں کرنا تھا اور ساتھ میں تمہیں اپنا سوٹ بھی دے کر گیا ہوں۔ یہ تم نے ظلم کیا ہے میرے ساتھ۔ یہ دیکھوں تم نے سارا کچھ خراب کر دیا ہے میرا تو حضرت **مولانا روم فرماتے ہیں** کہ کیا وہ شخص وہ سوٹ وہ کپڑا لے کر جائے گا درزی کی دکان سے تو۔ آپ اپنے قاری سے پوچھتے ہیں اور ساتھ خود ہی جواب دیتے ہیں نہیں۔ وہ کپڑا لے کر نہیں جائے گا۔ بالکل اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں سنت مصطفیٰ دے کر اور حضورﷺ کی زندگی دے کر ہمیں ایک قیمتی زندگی عطا کر دی ہوئی اس کے مطابق بازو ہونے چاہیے اس کے مطابق گلہ تو پھر اللہ تمہاری زندگی وصول کرے گا (سبحان اللہ) اللہ تمہاری زندگی وصول کرلے گا جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے اگر ایسا نہیں ہے میں تیری زندگی کوڑے دان میں پھینک دوں گا گئے وہ نہیں لے گا زندگی وہ کہے گا میں نے ایک ناپ دیا تھا وہ کہے گا میں نے ایک سوٹ دیا تھا اس کے مطابق بنانی تھی تو تو قرآن نے کہہ دیا کہ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ** نبی کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے

ہم نے تمہیں ایک بڑا اچھا سوٹ دیا ہوا ہے بڑا بہترین خود تعریف کی بڑا اعلی سوٹ دیا ہے اس سوٹ جیسا سوٹ بناؤ اپنا (اللہ)

یہ باتیں کرنے کا مقصد کہ ہمارے دل میں حضور کی سنت کا پیار اتر جائے اگر یہ ہو گیا ہے تو پھر دیکھنا ہے کہ ہمارے جو آباؤ اجداد تھے ہم سے جو پہلے لوگ آئے اور حضور علیہ السلام کے خاص طور پر صحابہ وہ کس طرح حضور کی سنتوں پر عمل کیا کرتے تھے آقا علیہ السلام کی سنتوں کو کیسے پورا کیے کرتے تھے ایک عجیب بات یہ ہوتی تھی جب حضور علیہ السلام جب مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے اور باہر سے کوئی شخص آتا یہ دیکھیں یہ معراج ہے سنت مصطفیٰ کی یہ معراج ہےحضور کی سنت کو follow کرنے کی باہر سے آتا حضور سے ملنے کے لیے آتا اور اگر اس نے حضور کی زیارت نہ کی پہلے نہ دیکھا ہوتا حضور کو جو نہی وہ آتا تو اس کو پہنچانا مشکل ہو جاتا اسے پوچھنا پڑتا تم میں سے محمد کون ہیں کیونکہ سب کے چہرے ایک جیسے سب کے انداز ایک جیسے سب کی داڑھیاں ایک جیسی سب کے امامے سب کے کپڑے حضور بھی مسند پسند نہیں فرماتے تھے آپ مسند میں کبھی نہیں بیٹھے یہ حضور کا طریقہ نہ تھا آپ مسند پر بیٹھا کرتے تھے آپ درمیان میں ہی بیٹھا کرتے تھے لحاظہ باہر سے آنے والے کو ڈھونڈنا پڑھ جاتا محمد کہاں بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ ایک جیسے انداز ہوتے ایک جیسے چہرے ہوتے (اللہ اکبر)

حضرت ابو بکر صدیقؓ اللہ ساری برکتیں گنبد خضرا پر نازل کر رہا ہے اور نازل فرمائے۔ (آمین) آپ نے محبت مصطفیٰ میں حد کر دیا آپ نے جس طرح سنت مصطفیٰ کو follow کیا ہے کوئی نہیں کر سکتا جس طرح آپ حضورﷺ کی سنتوں کے پیکر ہیں اور کوئی نہیں ہے آپ نے جب ہجرت کی تھی حضور علیہ السلام جب مدینہ آ گئے تو مدینے والوں نے جب دیکھا دو شخص فرائن کی پہاڑیوں سے اتر کر مدینے آ رہے ہیں دو لوگ آ رہے ہیں تو یہ دوڑ پڑے سارے کیونکہ پہلے ہی انتظار ہو رہا تھا عورتیں بھی گھروں کی چھتوں پر چڑھی ہوئی تھی اور بچیاں ڈف بجا کر۔۔ نغمے گا رہی تھی انتظار پہلے ہی تھا حضور علیہ السلام آ رہے ہے تھے یہ سارے بھاگے دوڑے کہ یہ جا کر پہلے اپنے نبی کے ہاتھوں کو چوم لیں سب سے پہلے جا کر حضور کی برکت لے لیں اب جب قریب گئے تو روک گئے حیران رہ گئے دو شخص ہیں دو لوگ ہیں لیکن دونوں کے چہرے ایک جیسے ہیں (سبحان اللہ) دونوں کے انداز ایک جیسے ہیں دونوں کے رنگ ایک جیسے ہیں سمجھ نہ آئے بعض نے صدیق اکبر کے ہاتھ چومنا شروع کر دیئے بعض نے حضور کے ہاتھ چومنا شروع کر دیئے پزل ہو گئے سمجھ نہ آئی کہ دونوں میں نبی کون ہے انداز ایک جیسا حضرت ابو بکر سمجھ گئے کہ ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کون ہے آپ نے اپنا نا امامہ اتار دیا اس کو کھول کر حضور کے اوپر چھاؤں کر دی اور کھڑے ہو

گئے اور دور سے جو آ رہے تھے ان کو نظر آ گیا اوہو یہ تو غلام ہیں حضور تو یہ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن چہرے ایک جیسے تھے اس قدر حضور کی سنتوں کو فالوارے وہ بھی کوئی امتی ہے جو دوڑ سے آتا ہوا اور پوچھنا

اسے پڑھ جائے کہ توں کس نبی کا امتی ہے وہ بھی کوئی شاگرد ہے جس کو پوچھنا پڑھ جائے تیرا استاد کون ہے وہ بھی کوئی مرید ہے جس کو پوچھنا پڑھ جائے کہ تیرا پیر کون ہے ارے مرید آ رہا ہو اس کو دیکھ کر ہی پتہ چلنا چاہیے کہ یہ فلاں پیر کا مرید ہے شاگرد آ رہا ہو پتہ چل جائے کہ فلاں اس کا استاد ہے اور امتی آ رہا ہو اس کا چہرہ بتا تا ہو کہ یہ محمد مصطفیٰ کا امتی آ رہا ہے وہ بھی کوئی امتی ہے جس کو دیکھ کر پوچھنا پڑھ جائے کہ تو انگریز ہے ہندو ہے کہ مسلمان ہے تو کون ہے جس کا چہرہ مورہ بتا تا ہو کہ یہ حضور کا امتی ہے

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا کہ لوُح قلم تیرے ہیں

؎ ہو نہ یہ پھول تو یہ بلبل کا ترنم بھی نہ ہو — چمنِ تہرم میں یہ کلیوں تبسم بھی نہ ہو

؎ ہو نہ یہ ساقی میں بھی خم بھی نہ ہو — بزمِ توحید نہ ہو دنیا میں تو یہ تم بھی نہ ہو

؎ خیمہ افلاق کا افلدہ بھی اسی نام سے ہے — نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

نظر آتا ہے حضور کا امتی ہے نہ اس لیے حضورﷺ کی سنت کو کسی صورت بھی جانے نہ دیا جائے آج کے بعد زندگی بدل جائے حضورﷺ کی سنتوں پر ڈھونڈ ڈھونڈ کر عمل کیا جائے اس پر عمل کرنے کا جذبہ دل میں رکھا جائے اور حضورﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ اپنے دل میں رکھا جائے حضور کی سنتوں کے حوالے سے اپنے آپ کو آگے لے جایا جائے کہ کسی کو پوچھنا نہ پڑے کہ کس نبی کا امتی ہے۔

آج جو ہم نے حضور کی سنتوں کے حوالے سے حالات پیدا کر دیئے لوگ تو فرضوں سے بہت دور ہیں سنتیں بہت پیچھے رہ گئی ہیں اور اس کو یوں سمجھ لیا گیا کہ یہ ایک فالتو چیز ہے۔ بعض لوگ یہ بھی حوالہ دیتے ہیں کہ میں نے مکہ میں سنتیں نہیں پڑھتے دیکھے لوگ وہاں تو فرض ہی پڑھتے ہیں وہاں تو فرض پڑھ کر چلے جاتے ہیں لحاظہ ہم نے تو نہیں دیکھے اوہئی اس جگہ میں کیونکہ طواف کا معاملہ ہے لحاظہ وہاں کہا گیا اگر تم نے سنتیں پڑھنی ہیں تو پیچھے چلے جاؤ سنتیں پڑھنی ہیں پیچھے پڑھ لو یہاں طواف ہونے لگا ہے اٹھ جاؤ فرض پڑھے گئے ہیں چھوڑ دو وہ اس شے کو دیکھ کر کہتے ہیں سنتیں ہی نہیں پڑھتے وہاں ایسا ہرگز نہیں ہے وہ لوگ بڑی اچھی سنتیں ادا کرتے ہیں اور بہترین سنتیں ادا کرتے ہیں کہتے ہیں نہیں جی وہاں فرض ہی پڑھے جاتے ہیں سلام پھیر کر چلو سنتیں پڑھتے نہیں طواف کا وہ حصہ خالی کرنا ضروری ہے نہ وہ طواف کا حصہ خالی ہو جاتا ہے لوگ پیچھے جا کر سنتیں پڑھ لیتے ہیں تو ایسا ہرگز نہیں ہے حضور علیہ السلام کی سنتوں کو وہ لوگ بھی فالو کرتے ہیں (اللہ اکبر) حضور علیہ السلام کے صحابہ نے کس طرح سے سنتیں پوری کی ہیں بڑی لمبی داستان ہے (چند ایک خوبصورت پھول)

صحابی رسول تھے حبشہ سے چونکہ آئے تھے ان کے سر کے بال بڑے سخت تھے اتنے زیادہ سخت تھے کہ وہ کنگھی کرتے تھے تو سختی کی وجہ سے وہ بال سیدھے نہیں ہوتے تھے

کیونکہ جو حبشی ہوتے ہیں ان کے بال سخت ہوتے ہیں اس لیے کہ آقا علیہ السلام آپ کے سر مبارک میں مانگ ہوتی تھی آپ مانگ نکالتے تھے سر کے درمیان سے آپ بھی یہ کوشش کرتے لیکن ایسا نہ ہوتا بڑی کوشش کرتے خیر ایک دن عجیب خیال آیا سردیوں کے دن تھے سامنے انگیٹھی جل رہی تھی اور انگیٹھی میں ایک سلاح پڑھی ہوئی تھی کوئلے جل رہے تھے وہ سلاح اندر ہی تھی عجیب سا خیال آیا وہ سلاخ پکڑی اور اپنے سر کے درمیان میں پھیر لی صحابہ نے آگے بڑھ کر پکڑ لیا کہ یہ کیا کر رہے ہو جلد جلالی سر کے بال جلا لیے کہا کچھ نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہوں مجھے پٹی وغیرہ کر دی گئی جب پٹی کھولی تو درمیان سے مانگ نکلی ہوئی تھی فرمایا

میں نے اسی لیے یہ عمل کیا میری مانگ نکلتی نہ تھی میں نے آج مانگ نکال لی ہے اس قدر حضور کی سنتوں کو فالو کرنے کا جذبہ۔

ایک صحابی سفر میں راستے میں جا رہے ہیں کہ راستے میں اپنے ساتھی سے کہا ٹھہر وزرہ رکھورو کے سامنے ایک درخت تھا اس درخت کی چھاؤں میں کچھ وقت دو منٹ بیٹھے اور پھر اٹھ کر واپس آ گئے تو وہ صحابی کہنے لگے کہ آپ نے عجیب عمل کیا ہے وہاں ویسے ہی بیٹھ کر واپس آ گئے ہو کیا وجہ ہوئی فرمایا میں حضور کیساتھ اسی راستے سے گزر رہا تھا تو ایک دن حضور میرے ساتھ اسی راستے سے گزر رہے تھے تو یہاں اس درخت کی چھاؤں میں میں نے حضور کے ساتھ بیٹھنے کی سعادت حاصل کی تھی حضور یہی بیٹھے تھے میرا جی چاہا کہ میں ان

کی سنت ادا کر دوں کہ حضور یہاں بیٹھے جو گزرتے ہوئے سنتیں ادا کرتا ہے (اللہ اکبر)

حضرت حذیفہؓ آپ کسی جگہ مہمان گئے ہوئے تھے تو آپ لقمہ اٹھانے لگے اتفاق سے وہ سالن زیادہ تھا تو لقمہ ہاتھ سے گر گیا نیچے گر گیا اب وہ مہمان سارے بیٹھے ہوئے ہیں کھانا کھا رہے ہیں مغزین ہیں علاقے کے سردار ہیں تو آپ نے جو ہے لقمہ اٹھا کر اس کو دوبارہ سے کھا لیا استعمال کر لیا بعد میں آپ کے ساتھی کہنے لگے حضرت یہ عجیب عمل کیا آپ نے یہ عجیب عمل کیا تھا اتنے مغزین لوگ بیٹھے تھے آپ نے زمین سے اٹھا کر کھا لیا ہے یہ کیا کیا آپ نے آپ نہ کرتے ایسا حضرت حذیفہؓ آپ کے چہرے پر جلال آ گیا آپ نے فرمایا کہ میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے سنت چھوڑ دیتا یہ حضور کا طریقہ ہے کہ حضور اپنے دستر خواں سے کوئی چیز گرتی تو استعمال کر لیتے تو میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے چھوڑوں تو ہم ان دنیاداروں کی وجہ سے داڑھی چھوڑ دیں ہم آقا علیہ السلام کی سنتوں کا احترام چھوڑ دیں ان دنیاداروں کو دیکھ کر کہ یہ کیا کہیں گے کہ مولوی صاحب آ رہے ہیں یہ کیا کہیں گے کہ یہ مسیتر آ رہا ہے یہ حافظ صاحب آ رہے ہیں نہیں جی نہیں میں نہیں رکھ سکتا نیلا تو تھا مجھے کھلا دو داڑھی نہیں میں رکھ سکتا لوگ کیا کہیں گے یار (استغفر اللہ) لوگوں کو چھوڑ کر تم نبی کی سنت چھوڑ رہے ہو حضرت حذیفہ نے فرمایا ان بے وقوفوں کی وجہ سے میں نبی کی سنت چھوڑ دوں (اللہ)

ہم بہت سارے طریقے اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ یہ کیا کر رہے ہو یہ کیا طریقہ ہے تمہارا استغفر اللہ) یہ حضور ﷺ کے طریقے اتنے خوبصورت ہیں

حضور ﷺ کی زندگی کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے

(۱) آپ ﷺ کی زندگی ظاہری ہے **(۲)** آپ ﷺ کی زندگی باطنی (حقیقی زندگی) ہے۔

ایک ظاہری ہے سمجھدار اور اعلی مومن وہ ہے جو دونوں سنتوں پر عمل کریں۔ وہ ظاہری سنتیں بھی اپناتا ہے باطنی پر بھی عمل کرتا ہے مثلاً

ظاہری سنتیں یہ ہیں

"آقا ﷺ جب چلا کرتے تھے تو راستے میں دائیں طرف چلا کرتے تھے۔ جب چلتے تو گلی میں دائیں طرف ہو جاتے نیت کر کے دائیں طرف چلنے والا آقا ﷺ کی ظاہری سنت پر عمل کرتا ہے اب وہ جتنے قدم چلے گا اتنا ہی اس کا اکو اجر و ثواب ملتا چلا جائے گا کیونکہ اس نے حضور کی سنت کی نیت کا ارادہ کیا یہ حضور کی سنت ہے"۔

☆ آقا ﷺ نے کبھی بھی خوشبو کے بغیر دن نہیں گزارا آپ نے ہمیشہ خوشبو لگائی ہے پرفیوم عطر کسی قسم کی خوشبو جو یہ پروفیوم استعما کرتے ہیں بعض یہ مشہور کر دیا گیا ہے جی اس میں جو الکوہل ہوتی ہے وہ شراب میں ہوتی ہے لحاظہ پرفیوم استعمال کیوں کرتے ہیں جی یاد رکھیں پروفیوم میں اس لیے ڈالی جاتی ہے تاکہ وہ لمبے عرصے تک رہیں Alcohol کی خاصیت ہے جس میں ڈالیں وہ شے کافی دیر تک رہتی ہے اس طرح جتنی بھی دوایاں ہیں ان میں بھی Alcohol ڈالی جاتی ہے تاکہ چھ چھ مہینے وہ میڈیکل سٹور پر پڑھی رہتی ہیں خراب نہیں ہوتی تو پروفیوم میں بڑی تھوڑی مقدار Alcohol ڈالی جاتی ہے اس بات سے لوگوں کو خوشبو سے دور کر دیا گیا ہے پرفیوم استعمال نہیں کرنی اس میں شراب ہوتی ہے استغفر اللہ) بئی جو Alcohol ہے وہ اتنی مقدار میں ہے کہ وہ جو نہی جائے گی پرفیوم میں اس سے وہ بوتل بڑی دیر تک قائم رہے گی عطر استعمال کیجیے پرفیوم استعمال کیجیے حضور نے کبھی بھی خوشبو کے بغیر دن نہیں گزارا بلکہ صحابہ فرماتے ہیں جس گلی سے حضور گزر جاتے کئی کئی وقت اس گلی سے خوشبو آیا کرتی ہم نے حضور علیہ السلام کو ڈھونڈنا ہوتا تو حضور کے خوشبو سونگھ کر پیچھے چلے جاتے تھے جس گلی سے گزرتے اس گلی سے حضور کی خوشبو آ رہی ہوتی ہاں اسی گلی سے گئے ہیں ہاں اسی گلی سے گئے ہیں کیونکہ اس گلی سے خوشبو آ رہی ہوتی اور حضور علیہ السلام بڑی اعلی خوشبو استعمال کرتے۔ آقا ﷺ عود نام کی خوشبو استعمال کرتے۔ اس کے علاوہ اور بھی استعمال کرتے۔ ایک صحابی تھے وہ دور رہتے تھے مدینے سے وہ اکثر آتے تو حضور کو خوشبو تحفے میں دیتے آقا ﷺ اس کو بڑی خوشی سے وصول کرتے اور حضور اس صحابی کا باقاعدہ انتظار فرمایا کرتے کہ وہ خوشبو لے کر آتا تھا خوشبو حضور ﷺ کو بڑی پسند ہے یہ حضور کا طریقہ ہے۔ اس کو استعمال کرنا چاہیے اور اس کو زندہ رکھنا چاہیے پھر

☆ آقا ﷺ جب سوتے تو اپنا دائیں ہاتھ گال کے نیچے رکھتے۔ دائیں طرف کروٹ لے کر سوتے

☆ حضور علیہ السلام کا طریقہ تھا کہ آپ جب پانی پیتے کھڑے ہو کر بھی استعمال فرمایا کسی وجہ سے اور بیٹھ کر بھی استعمال کیا دونوں طریقوں میں حضور کی سنت ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا

کہ اگر کوئی مجھے کھڑے ہوکر پانی پیتا دیکھے تو سمجھ لے کہ میں نے آقاﷺ کو بھی کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا ہے اگر بیٹھے دیکھا ہے تو سمجھ لے کہ ایسے بھی آقاﷺ کو بھی پانی پیتے دیکھا ہے تو دونوں طریقوں سے حضورﷺ کی سنت ہے لیکن اس وقت حالت دیکھ لینی چاہیے بیٹھنے کی جگہ ہے تو بیٹھنا بہتر ہے لیکن اگر کھڑے ہوکر پیا تو بھی حضور کی سنت ادا ہوئی یہ آقاﷺ کا طریقہ ہے

☆ آقاﷺ سفید لباس پسند فرماتے تھے حضور کو سفید کپڑا بڑا پسند تھا آپ اس کا اہتمام کیا کرتے تھے سفید امامہ پہنا سفید ٹوپی پہنا سفید کپڑے پہننا سفید ڈوپٹہ اڑھنا یہ حضور کا طریقہ ہے اور اگر کوئی سفیدی جونہی استعمال کرے ساتھ ہی نیت کرلے تو جتنی دیر تک وہ کپڑا استعمال ہوتا رہے گا اتنی دیر فرشتے اس کا ثواب لکھتے چلے جائیں گے یہ کپڑا بھی حضورﷺ کی سنت کی نیت سے پہنا ہے۔

☆ آقاﷺ کو دودھ بڑا پسند تھا آپ دودھ استعمال کیا کرتے حضور کو جو دودھ پیش کرتا حضور خوش ہوکر وصول کرتے تھے حضور کو تکیہ لینا اور دینا بھی پسند تھا۔حضور کو تکیہ پیش کیا جاتا تو حضور تکیہ لے لیتے یہ حضور کے طریقے ہیں (اللہ) یہ تو ہیں ظاہری

آپ نے کبھی بھی اپنے سر کو ننگا نہیں رکھا ٹوپی استعمال کی ہے امامہ استعمال کیا ہے چادر استعمال کی ہے آپ نے کبھی بھی اپنے سر کو ننگا نہیں رکھا یہ حضور کا طریقہ ہی نہیں ہے لحاظہ استعمال کرنا چاہیے

☆ آپﷺ کو کدو بھی بڑا پسند تھا اور جب کدو گھر میں پکتا تو پوری ہانڈی منگوالا یا کرتے فرماتے میرے سامنے رکھو میں ہانڈی میں سے کھاؤں گا اتنا پسند تھا آپ کو یہ ظاہری طریقہ ہے حضور کو اس کی طرف مرغوبیت بہت زیادہ تھی

☆ آقاﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بڑا پسند تھا شیری پانی بڑا استعمال کرتے تھے (اللہ)

☆ آقاﷺ سُرمہ استعمال کرتے تھے سرمہ آپ نے کبھی نہیں چھوڑا راتوں کو سرمہ استعمال کیا کرتے تھے یہ آپ کا طریقہ ہے یہ آقاﷺ کی ظاہری سنتیں ہیں۔

چلتے ہوئے بیٹھتے ہوئے ان تمام کا اہتمام کرنے والا یاد کر کے ایسا کر رہا ہے کہ یہ میرے نبی کا طریقہ ہے۔

قابل غور بات

حضرت داتا گنج بخش ہجویری آپ کشف المحجوب میں ایک جملہ لکھ کر حضور کی سنت کا ایسا اعلیٰ پیار ڈال دیتے ہیں کہ اس کے بعد شائد میری تقدیر کا کوئی بھی جملہ تقدیر مناسب ہی نہیں رہے گا میں جتنا مرضی بول آپ کے اس جملے سے آگے نہیں جا سکتا حضرت داتا صاحبؒ فرماتے ہیں

کہ آقاﷺ کی سنت اتنی بڑی ہے۔آقا کا طریقہ اتنا بڑا ہے کہ اگر کوئی خود اپنی مرضی سے حضورﷺ کو نگاہ میں لائے بغیر ساٹھ حج کرے اپنی مرضی سے کرے اور حضور کو نظر میں نہ لے کر آئے ایسا ساٹھ حج کر آئے اور فرمایا واپس گھر آجائے اور ایک گلاس پانی اٹھائے اور حضور کا تصور ذہن میں لے کر آئے کہ میرا نبی جب پانی پیتا تھا تو کیسے پیتا تھا آپ روک روک کر تین سانسوں میں پانی پیتے تھے تین سانسوں میں پانی پی لے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی نظر میں یہ تین سانسوں کا پانی پینا ساٹھ حجوں سے زیادہ ثواب عطا کرتا ہے اب اس کے بعد کوئی گنجائش اب رہ نہیں گئی کیونکہ اس گلاس کے پیچھے حضور کا چہرہ ہے اس پانی کے گلاس کے پیچھے آقاﷺ کا چہرہ انور ہے وہ جو تونے حج کیے ہیں وہ اپنے تصور سے خودی کیے ہیں حضور کا تصور نہیں ہے کیا عبادت ہے یہ میں ابھی درس دے رہا ہوں اگر میرے ساتھ حضور کا تصور نہیں چل رہا کیا میرا درس ہے کیا باتیں کر رہا ہوں میں سب فضول اللہ حد کردی فرمایا اس سے آگے کیا عرض کیا جائے کہ حضور کے طریقے کو ماننا عمل کرنا اللہ کو کتنا پسند ہے لقد کانا رسول اللہ اسوۃ حسنہ یہ تو ظاہری سنتیں ہیں۔یہ ظاہری طریقے ہیں حضور قرآن پڑھا کرتے آقا علیہ السلام کے ظاہری طریقے پر عمل کیا جائے یہ ظاہری ہیں اس کا طریقہ آپ خود پتہ کرلیں کوئی اچھی سنتوں کی کتاب لیں اس کو پڑھیں فیضان سنت لکھی حضرت مولانا الیاس قادری (دامت برکاتہم) اللہ ان کو سلامت رکھے۔ڈوھنڈ کر ریسرچ کر کے ساری سنتیں حضور کی اس میں لکھ دی اس کو پڑھیں سرچ کریں دیکھیں حضور کی کیا کیا ظاہری سنتیں تھی یہ ہیں ظاہری سنتیں۔

باطنی سنتیں

☆ حضورﷺ کی باطنی سنتیں یہ ہیں حضورﷺ نے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔کبھی بھی کسی کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہیں کی۔حضورﷺ نے ہمیشہ لوگوں کو معاف کر دیا کبھی کسی کیساتھ ظلم زیادتی اور بدلہ نہیں لیا یہ حضور کی باطن چھپی ہوئی نظر نہ آنے والی سنت ہے یہ تو نظر آتی ہیں نہ خوشبو لگائی ہے دودھ پیا ہے دائیں طرف چل رہے ہیں سوئے ہیں تو دائیں طرف کروٹ لے لی ہے یہ ظاہر ہیں یہ باطنی ہ یعنی حضور کی وہ سنت جو نظر نہیں آ رہی ہیں حضور نے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا(انشاءاللہ)۔**آپﷺ کبھی غصے میں نہیں آئے آپﷺ نے کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں۔**

حضرت انسؓ آپﷺ کی خدمت میں دس سال رہے۔دس سالوں مقں آپ فرماتے ہیں آقاﷺ نے مجھے کبھی ڈانٹا نہیں۔کبھی مجھے آپ نے سختی سے جھڑکا نہیں کبھی مجھے آپ نے گالی گلوچ نہیں کی غلام تھا نوکر تھا سو کام غلط کرتا تھا سو کام میں الٹ سیدھا کر دیا کرتا تھا لیکن میرے نبی نے مجھے ڈانٹا نہیں ایک دن حضرت انسؓ کا بڑا دل کیا کہ میں ڈانٹ سنو کسی دن تو ایسا ہو کہ میں ڈانٹ سنو تو آپ فرماتے ہیں کہ سودا سلف لینے کے لیے بازار میں نکلا ایک دن جان بوجھ کر لیٹ ہو گیا جان بوجھ کر میں نے اپنے آپ کو روک لیا ایک جگہ روک گیا شام ہو لے اتنی لیٹ ہو جاؤ کہ جب گھر جاؤں تو حضور کو یقیناً بہت غصہ آئے گا تو آپ ڈانٹ تو سنو دیکھوں کیا کہتے ہیں فرمایا کہ میں انتظار میں تھا سورج غروب ہوا اور اب یقین ہو گیا کہ مجھے ڈانٹ ضرور پڑھے گی فرماتے ہیں میں ابھی مڑنے کا ارادہ ہی کرنے لگا تھا۔کہ میرے کندھے پر کسی نے نرم ہاتھ رکھا ٹھنڈا ہاتھ رکھ دیا ہے ٹھنڈا نرم ہاتھ میرے کندھے پر مجھے محسوس ہوا۔میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو آقاﷺ مسکرا رہے ہیں کہ انس کیا بات ہے میں انتظار کرتا رہا کہ تم ابھی تک آئے کیوں نہیں۔چلو میں تمہیں لینے آیا ہوں میں تمہیں لینے آیا ہوں تم ٹھیک ہو کیا ہو گیا ہے حضور نے کبھی ڈانٹا نہیں ہے آپ نے کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں ہے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا ہے آقاﷺ نے کبھی کسی کے ساتھ زیادتی ظلم نہیں کیا۔۔

☆**حضرت خدیجہؓ** آپ نے وہ بات کر کے حد کر دی تھی جب حضور آئے تھے اور آپ نے آ کر کہا تھا اللہ کا رسول ہوں تو آپؓ نے فرمایا کہ مجھے تو پہلے پتہ ہے کیوں کہ آپﷺ یتیموں سے بڑی محبت کرتے ہیں۔آپﷺ غریبوں سے پیار کرتے ہیں۔آپﷺ نے کبھی بھی کسی کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہیں کی۔میں تو پہلے ہی جانتی ہوں۔کہ آپﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہ حضورﷺ کی باطنی سنتیں ہیں یہ کون پوری کرے گا کدو آپ کھا لیتے ہیں ٹوپی آپ پہن لیتے ہیں آپ اچھا انداز اپنا لیتے ہیں سفید کپڑے آپ پہن لیتے ہیں یہ حضور کی باطنی سنتیں کون پوری کرے گا ان کو کون پورا کرے گا(استغفراللہ)۔جو مسلمانوں کی حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ جو لوگ اسلام کے رنگ سے دور ہو گئے ہیں یہ حضور کے وہ طریقے ہیں جن کو آج کوئی فالو نہیں کرتا ہے اور بظاہر ہم سنتوں کے پیکر بنے پھیرتے ہیں تو ایسا نہیں ہے حضور کی دونوں سنتیں پوری کرنی ہوں گی حضور کی دونوں سنتوں کا احترام کرنا ہو گا تا کہ آقا علیہ السلام کی سنتیں ہمیں وہ نور دے دیں۔

آخری بات

ایک دلہن جب تیار ہوتی ہے تو اس کو زیب و آرائش دی جاتی ہے مثلاً وہ جو ہے بہترین جوڑا زیب تن کرتی ہے وہ بہترین چوڑیاں پہنتی ہے سونے کے کڑے پہنتی ہے وہ کانوں میں زیور پہنتی ہے وہ اپنے ناک میں زیور پہنتی ہے وہ گلے میں ہار پہنتی ہے وہ جو جو اس کی ظاہری عضا ہیں ان کے اوپر وہ کچھ نہ کچھ ایسا استعمال کرتی ہے کہ وہ دلہن لگے اس کے عضا کے اوپر رنگ چڑھائے جاتے ہیں کہ وہ دلہن لگے اس کی ناک اس کے کان اس کا گلا اس کے ہاتھ اس کے پاؤں اس کی گلائی سب کچھ سجایا جاتا ہے تا کہ وہ دلہن لگے بالکل ایسے ہی تمہارے جسم کے جس عضو پر حضور کی سنت کا زیور چڑھ جائے اللہ کو وہ عضو بڑا پیارا لگتا ہے(سبحان اللہ)

ارے جس عضو پر تمہارا چہرہ ہے اس پر داڑھی کا زیور چڑھ جائے۔۔عورت ہے تو پردے کا زیور چڑھ جائے پیارا ہو جائے گا تمہارے بال ہیں ان پر حضور کی مانگ کا زیور چڑھ جائے تمہارے بال پیارے ہو جائیں گے تمہارے ہاتھ ہیں اس پر آقا علیہ السلام کا زیور چڑھے کہ یہ کسی گندی جگہ پر نہیں لگیں حضور کا زیور چڑھ گیا تمہارا جسم ہے تمہاری پوری روح تک حضور کی سنتیں اتر جائیں میں نے حضرت سے ایک بات کی تھی ظاہری باطنی کا اتنا مولا نے توفیق عطا کر دی میں نے حضرت سے پوچھا تھا حضور یہ بتا دیجیے کہ کیا آنکھ جھپکنا بھی حضور کی سنت ہے کیا سانس لینا بھی حضور کی سنت ہے کیا زندہ رہنا بھی حضور کی سنت ہے یہ بھی تو حضور تھے حضور بھی زندہ رہے حضور نے بھی آنکھیں جھپکیں حضور نے بھی سانس لیئے بلکہ کیا دل کا دھڑکنا بھی حضور کی سنت ہے کیونکہ دل بھی تو حضور کا دھڑکتا تھا کیا کانوں کا سننا بھی حضور کی سنت ہے کیا یہ دیکھنا بھی حضور کی سنت ہے(سبحان اللہ)بس وہ ایک موقع آ گیا نہ ایک رنگ بن گیا۔

بس میرے حضرت اللہ ان کو سلامت رکھے آمین جنہوں نے ہمیں یہ رنگ دیئے میں نے عرض کیا تو مجھے مسکرا کر فرماتے ہیں آپ اٹھے بڑا پیار کیا گلے لگایا مجھے فرمانے لگے بیٹا مبارک ہو تمہیں سنتوں تک پہنچا دیا گیا ہے تمہیں نبی کی سنتوں کا رنگ مل گیا ہے یہی سنتوں کا رنگ ہے کہ روح بھی سنتوں میں رنگی ہو اور ظاہر اور جسم بھی سنتوں میں رنگا ہوا ہو پھر مزہ آتا ہے زندگی گزارنے کا

لقد کان رسول اسوۃ حسنہ زبان پر سچائی ہو آنکھوں میں حیا ہو کانوں میں اچھی چیز سننی چاہیے بازو اور جسم قوت اچھی چیز میں صرف ہو اور سر سے پاؤں تک حضور کی سنتوں کا نمونہ بھی نظر آ رہا ہو تو زندگی بنتی ہے تو آؤ آج جو چند باتیں جو میں نے حضور کی سنتوں کے حوالے سے کی ہے اللہ مجھے اور آپ کو یہ پیار دے انشاءاللہ ہمیں حضور کی سنتوں کا پیار دے آج بھی اتنے سالوں بعد بھی روز کہیں نہ کہیں سے پوچھتا ہوں یار کوئی نئی سنت بتائیں کوئی نیا طریقہ بتاؤ حضور کا مجھے علم میں آ جائے یہ بھی حضور کا طریقہ تھا یہ بھی حضور کا طریقہ تھا کوئی پتہ چلتا جائے کوئی قبر کی دیواروں تک یہ عمل جاری رہے انشاءاللہ کہ ہمیں مرتے ہوئے بھی حضور جیسا مرنا نصیب ہو جائے اللہ جب ہمیں آخری وقت دے تو بھی حضور جیسا ہی انداز ہو جائے آقا علیہ السلام جس طرح آپ بخار میں تھے آپ کا وصال ہوا آپ کو شدید بخار ہوا اور اتنا زیادہ تیز ہو گیا کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جتنا دو بندوں کو کٹھا بخار ہوتا ہے اتنا مجھ اکیلے کو ہوتا ہے تو بخار کی حالت میں آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور اپنی بیوی زوجہ کے زانوں پر سر رکھتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے اللہ ہمیں بھی ایسا ہی عطا کرے آمین موت بھی حضور جیسی آ جائے زندگی تو چلو گزر رہی جاتی ہے موت بھی حضور جیسی ہو تو اللہ کرم کر دے گا کیا نماز روزے زکوۃ لے کر جاتی ہیں ہم نے کیا ہم نے یہ داڑھیاں اور یہ کرم لے کر جانے ہیں سارا کچھ حضور ہی ہیں اور اگر حضور جیسے بن گئے تو سب کچھ مل گیا۔

بزرگوں نے ایک بات کہی ہے

جب تم قبر میں اتر و گئے تو **پہلا سوال** ہو گا تمہارا رب کون ہے فرض کرتے ہیں نہیں کوئی بات نہیں **دوسرا سوال** تیرا دین کیا ہے فرض کرتے ہیں نہیں آیا کوئی بات نہیں **تیسرا سوال** ہو گا حضور تشریف لائیں گے قبر کے اندر تیسرا سوال کیا جائے گا حضور آ جائیں گے کھڑے ہو جائیں گے پوچھا جائے گا اشارہ کیا جائے گا تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں دنیا میں کیا کہتا تھا حضور علیہ السلام سامنے جلوہ گر ہوں گے بزرگ فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر کوئی سنتوں کا پیکر اتر گیا نہ قبر میں تو اس سوال کا جواب حضور تمہیں دینے نہیں دیں گے حضور کہیں گے تم اس سے کیا پوچھتے ہو مجھ سے پوچھو یہ میرا دیوانہ قبر میں اترا ہوا ہے دیکھو تو سہی چہرے پر داڑھی دیکھو سنتوں کا احترام کرتا ہوا دیکھو سر سے پاؤں تک نورانی چہرہ لیے ہوئے ہے اس سے کیا پوچھتے ہو مجھ سے پوچھو میرا امتی ہے فرمایا ہم تو یہ کہتے ہیں جو دیوانہ اترے گا ہم یہ کہتے ہیں اس کا جواب تیسرا خود حضور دیں گے اللہ ہمیں ایسا ہی بنا دے (آمین) جب قبر میں سوال ہی حضور کا ہونا ہے کوئی نماز پوچھی گئی کوئی روضہ پوچھا گیا فرض ادا کرتے ہیں الحمدللہ اس میں کوئی شک نہیں ہے نماز روزہ کے پابند ہیں ہم اس سے دور نہیں ہیں لیکن یاد رکھو کہ اصل نماز اور روزے حضور کی محبتوں سے ہیں آقا کے پیار سے ہیں آقا علیہ السلام کے عشق سے ہیں ورنہ اس دنیا میں جتنے بھی لوگ آئے جو عبادتیں کر کے چلے گئے وہ اگر حضور کو نہ پہنچان سکے تو کچھ حاصل نہیں ہوا۔

علامہ نے یہ بات کہہ کر بات ختم کر دی تھی

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوحِ قلم تیرے ہیں
محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو دین نامکمل ہے

اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین